

12468- رمضان المبارک میں مسلمان کی حالت

سوال

رمضان المبارک کے آنے پر آپ مسلمانوں کو کیا نصیحت کریں گے؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو﴾۔ البقرہ (185)۔

یہ موسم اور رمضان المبارک کا مہینہ خیر و برکت اور عبادت و اطاعت کا عظیم موسم ہے، یہ بڑی عظمت والا مہینہ، اور ایک عزت و تکریم والے ایام ہیں جس میں نیکیاں بڑھتی ہیں، اور برائیاں بھی بڑھتی ہیں، یہ ایسا مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھلتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔

اس مہینہ میں گنہگاروں اور معصیت کا ارتکاب کرنے والوں کی توبہ قبول کی جاتی

خیر و برکت کے اس موسم میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو خصوصی انعام و فضل دیا ہے اس پر اللہ رب العزت کا شکر بجالاؤ، اس مہینہ کے شرف و فضل کے اوقات کو موقع غنیمت جانتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت والے کام میں مشغول رہو، حرام کاموں سے اجتناب کرو تاکہ زندگی میں سعادت حاصل کر سکو اور موت کے بعد بھی سعادت حاصل ہو۔

پکے اور سچے مومن کے لیے تو ہر مہینہ ہی عبادت و اطاعت کا موسم ہوتا ہے، لیکن رمضان المبارک کے مہینہ میں اس کی ہمت بڑھ جاتی ہے اور عبادت کے لیے اس کا دل زیادہ نشیط اور پست ہو جاتا ہے، وہ اپنے پروردگار کی ہر بات قبول کرتا ہے، ہمارا رب اور اللہ بڑا ہی کریم و رحیم ہے وہ اپنی رحمت سے مومنوں کے روزوں کی نیکیاں زیادہ اور انہیں ان کے اعمال کا بہتر اجر عطا فرماتا ہے۔

آج کی رات کل رات سے کتنی مشابہ ہے۔۔۔

یہ دن کتنی تیز رفتاری سے گزر رہے ہیں گویا کہ چند لمحات تھے ابھی ہم نے کچھ عرصہ قبل رمضان المبارک کا استقبال کیا اور پھر اسے الوداع بھی کیا اور اب کچھ ہی مدت گزرنے کے بعد ایک بار پھر رمضان المبارک کا استقبال کرنے کی تیاری میں ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اس مہینہ میں اعمال صالحہ کرنے میں جلدی کریں ہمیں چاہیے کہ ہم اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والے کام کریں اور ایسے کام کرنے پر حرص رکھیں جو روز قیامت ہماری سعادت کا باعث ہوں۔

رمضان المبارک کی تیاری کس طرح کریں؟

رمضان المبارک کی تیاری کے لیے انسان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ اس نے کلمہ طیبہ کے تقاضہ کے مطابق عمل کیے ہیں یا کہ واجبات و فرائض میں کچھ کمی و کوتاہی کی ہے اور خواہشات و شہوات پر عمل پیرا رہا ہے؟

لہذا مسلمان کو رمضان المبارک میں اعلیٰ درجہ کے ایمان پر فائز ہونا چاہیے، اس لیے کہ ایمان میں کمی و زیادتی ہوتی رہتی ہے، مسلمان کا ایمان اطاعت کرنے سے زیادہ اور قوی ہوتا ہے، لیکن اگر نافرمانی کی جائے تو اس سے ایمان میں کمی اور نقصان پیدا ہوتا ہے۔

سب سے پہلی اور اعلیٰ قسم کی اطاعت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ثابت کی جائے اور اس بات کا اعتقاد رکھا جائے کہ معبود برحق صرف اور صرف اللہ وحدہ لا شریک ہے، اور اسی طرح بندے کو چاہیے کہ تمام قسم کی عبادات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے بجالائے، اور کسی بھی عبادت میں اللہ عزوجل کے ساتھ کسی بھی قسم کا کوئی شرک نہ کرے۔

اور ہم میں سے ہر ایک کو یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اسے جو کچھ پہنچنے والا ہے وہ اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتا وہ لامحالہ اسے پہنچ کر رہے گا، اور جو اس سے دور رہ جائے وہ اس تک نہیں پہنچ سکتا، یعنی جو نقصان ہونا ہو وہ ہو کر رہتا ہے اور جو نہ ہونا ہو وہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا، اور یہ کہ ہر چیز تقدیر میں لکھی جا چکی ہے۔

ہمیں ہر اس چیز اور کام سے اجتناب کرنا چاہیے جو توحید کے مخالف ہو وہ اس طرح کہ ہمیں بدعات و خرافات اور دین میں نئی نئی رسم و رواج سے دور رہنا چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ولاء و البراء پر بھی عمل کرنا ضروری ہے کہ ہم مسلمانوں اور مومنوں سے محبت و بھائی چارہ رکھیں، لیکن اس کے مقابلہ میں ہمیں کفار اور منافقوں سے دشمنی کرنی چاہیے اور ان سے بغض رکھنا چاہیے۔

ہمیں مسلمانوں کے کفار پر غالب ہونے پر خوش ہونا چاہیے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کے طریقے پر عمل پیرا ہونا چاہیے، اسی طرح ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت اور طریقہ پر چلنا چاہیے، ہم سنت سے محبت کریں اور جو سنت اور احادیث پر عمل کرے اس سے ہمیں محبت کرنی چاہیے اور اس کا دفاع کرنا چاہیے چاہے وہ کسی بھی ملک میں ہو اور کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتا ہو۔

اس کے بعد ہمیں اپنے آپ کا بھی محاسبہ کرنا چاہیے کہ ہم میں کیا کمی و کوتاہی ہے، ہم کتنی اطاعت کرتے ہیں، جماعت کے ساتھ کتنی نمازیں ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ذکر کتنا کرتے ہیں، پڑوسی، رشتہ داروں اور مسلمانوں کے حقوق کتنے ادا کرتے ہیں، سلام عام کرنے چاہیے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کرتے ہیں کہ نہیں، ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہیں، اور ان سب کاموں میں آنے والی تکالیف پر صبر کریں، اور برائی کرنے سے بھی پرہیز کریں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں اور تقدیر پر بھی صبر کریں۔

اس کے بعد معاصی اور شہوات کی اتباع کا بھی محاسبہ کرنا چاہیے اور اپنے آپ کو ان معاصی سے اجتناب کرنا چاہیے، چاہے وہ معصیت چھوٹی ہو یا بڑی، اور اسی طرح وہ معصیت و گناہ آنکھ سے حرام چیز کی طرف دیکھنے، یا پھر کان سے حرام اشیاء موسیقی اور گانے سننے پر بھی محاسبہ کرنا چاہیے اور اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے، اسی طرح اپنے پاؤں سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی والے کام کی طرف ہی چلنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام میں نہیں چلنا چاہیے، یا پھر ہاتھوں کو بھی وہاں استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے جہاں پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ اشیاء کا استعمال نہیں کرنا چاہیے، سود خوری اور رشوت وغیرہ سے اجتناب کرنا ضروری ہے، اور اسی طرح لوگوں کا ناحق مال کھانے سے بھی بچنا چاہیے اور محاسبہ کرنا چاہیے۔

ہمارے پیش نظر ہونا چاہیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دن کے وقت اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوتا ہے تاکہ رات کا خطا کار توبہ کر لے، اور رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کا خطا کار توبہ کر لے۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اور اپنے رب کی بخشش اور اس کی مغفرت کی طرف دوڑو، جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے، جو لوگ آسانی میں اور سختی کے موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پینے والے لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں سے محبت کرتا ہے۔

اور جب ان لوگوں سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اپنے گناہوں سے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ تعالیٰ کے علاوہ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے، انہیں ان کے رب کی طرف سے ان کا بدلہ مغفرت اور جنتیں ملیں گی جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان کا نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے {آل عمران (134-136)۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{آپ (میری جانب سے) کہہ دیجئے! کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہ بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش اور بڑی رحمت والا ہے {الزمر (53)۔

اور ایک مقام پر ایسے فرمایا :

{اور جو بھی برے اعمال کرے یا پھر اپنے آپ پر ظلم کر لیا ہو اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا رحم کرنے والا پائے گا۔

اس لیے ہم پر اس محاسبہ اور توبہ و استغفار کے ساتھ رمضان المبارک کا استقبال کرنا واجب و ضروری ہے، عقل مند وہ ہے جو اپنے آپ کو نیچا کر لے، اور موت کے بعد کے لیے اعمال کرے، اور عاجز وہ ہے اپنی خواہشات کی پیروی کرے اور بڑی بڑی تمنائیں قائم کر لے۔

رمضان المبارک کا مہینہ غنیمت اور فرصت کا مہینہ ہے جس میں بہت ہی زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے، اور عقل مند اور تجارت میں مہارت رکھنے والا تاجر تو سیرن میں زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس لیے آپ بھی اس مہینہ کو موقع غنیمت جانیں اور نماز کثرت سے ادا کریں اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت بھی زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیے۔

ماہ رمضان میں ایک دوسرے سے درگزر کرنی چاہیے اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کا معاملات کرنا ضروری ہے، اسی طرح فقراء و مساکین پر زیادہ سے زیادہ صدقہ خیرات کریں۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں ہی جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے سرکش قسم کے شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں، اور ہر رات میں ایک منادی کرنے والا یہ منادی کرتا رہتا ہے : اے خیر و بھلائی سے دور بھاگنے والے واپس آ جا اور خیر و بھلائی کے کام کر، اور اے شر و برائی کرنے والے برائی سے باز آ جا اور اسے کم کر دے۔

اللہ کے بند و خیر و بھلائی کرنے والے بنو اور اس میں سلف صالحین کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرو تا کہ ہم رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہو تو ہمارے سارے کے سارے گناہ معاف ہو چکے ہوں اور ہمارے اعمال صالحہ قبول کر لیے جائیں۔

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ رمضان المبارک کا مہینہ سب سے بہتر اور اچھا مہینہ ہے :

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں فضیلت یہ بھی ہے کہ : رمضان المبارک کو باقی سب مہینوں پر فضیلت حاصل ہے ، اور رمضان کے آخری عشرہ کو باقی سب راتوں پر فضیلت حاصل ہے ۔ اھدیٰ یحییٰ زاد المعاد (56/1) -

رمضان المبارک کا مہینہ باقی مہینوں پر چاروجہ سے افضل ہے :

اول :

اس مہینہ میں ایک ایسی رات ہے جو سارے سال کی راتوں پر افضل ہے جو لیلة القدر کے نام سے پہچانی جاتی ہے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسی کے بارہ میں فرمایا :

﴿ یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا ، آپ کو کیا علم کے شب قدر کیا ہے ؟ ، شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے ، اس میں ہر کام کو سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبریل) اترتے ہیں ، یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور طلوع فجر تک رہتی ہے ﴾۔ القدر (1-5) -

تو اس رات میں کی گئی عبادت ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے ۔

دوم :

اس رات میں سب سے بہتر اور افضل آسمانی کتاب قرآن مجید سب سے افضل سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ۔

اسی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا جو لوگوں کو ہدایت کی راہنمائی کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں ، تم میں سے جو شخص بھی اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے ﴾۔ البقرۃ (185) -

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

﴿ یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانے والے ہیں ، اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے ، ہمارے پاس سے حکم بن کر ، ہم ہی رسول بنا کر بھیجنے والے ہیں ﴾۔ الدخان (3-5) -

امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے واہلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(صحف ابراہیم علیہ السلام) رمضان المبارک کی پہلی رات میں نازل کیے گئے ، اور تورات سات رمضان میں نازل کی گئی ، اور زبور انیس رمضان میں نازل کی گئی ، اور قرآن مجید چوبیس رمضان کے بعد نازل کیا گیا (علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے السلسلۃ الصحیحہ (1575) میں حسن قرار دیا ہے ۔

سوم :

اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کرنے کے ساتھ ساتھ سرکش قسم کے شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے) متفق علیہ۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع (471) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ :

(رمضان المبارک کی پہلی رات بڑے بڑے سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی کھولا نہیں جاتا، اور جنت کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی بند نہیں ہوتا، اور ایک منادی کرنے والا منادی کرتا رہتا ہے : اے خیر و بھلائی چاہنے والے اور زیادہ بھلائی کر، اور اے شر و برائی کرنے والے برائی کرنے سے باز آ جاؤ، اور اللہ تعالیٰ کے جہنم سے آزادی بھی دیتا ہے، یہ منادی ہر رات کو کی جاتی ہے) سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، ابن خزیمہ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع (759) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں بھی بہت سی برائیاں اور معصیت کا ارتکاب دیکھتے ہیں تو اگر شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہو تو ان کا وقوع نہ ہو؟

اس کا جواب یہ ہے کہ :

یہ تو صرف اس شخص سے کم ہوتی ہے جو روزے کی شروط اور اس کے آداب پر عمل پیرا ہوتا ہے۔

یا پھر یہ ہے کہ بڑے بڑے سرکش شیطانوں کو جکڑا جاتا ہے نہ کہ سب کو۔

یا پھر رمضان المبارک میں شر و برائی میں کمی واقع ہوجاتی ہے جو کہ محسوس بھی ہوتا ہے کیونکہ رمضان میں باقی مہینوں کے اعتبار سے برائی اور شر میں کمی ہوتی ہے، اور پھر یہ بھی ہے کہ سب شیطانوں کے جکڑے جانے پر بھی سب برائیاں اور معصیت نہیں رک نہیں سکتیں، اس لیے کہ معصیت کے شیطان کے علاوہ اور بھی کئی اسباب ہیں مثلاً :

نجیث اور گندے نفس کے مالک لوگ، گندی عادتیں، اور انسانوں میں سے شیطان صفت لوگ۔ دیکھیں فتح الباری (145/4)۔

چہارم :

اس مہینہ میں بہت ساری عبادات ہیں جو باقی مہینوں میں نہیں پائی جاتی، مثلاً روزے اور قیام اللیل، کھانے کھلانا، اعتکاف کرنا، صدقہ و خیرات، قرأت قرآن۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہم سب کو اعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحیح معنی میں روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ اطاعت کرنے اور منکرات سے بچنے کی توفیق دے، آمین یا رب العالمین۔

والحمد لله رب العالمین -

والله اعلم .